۱۶ ذوالحجہ ۱۴۴۶ھ / 13 جون 2025ء

تصویرِ حیا جامعِ قرآن ہیں

عثمان (رضی اللہ عنہ)

مجلسِ علماءِ نظامیہ پاکستان مرکزی دفتر جامعہ نظامیہ رضویہ
اندرون لوہاری دروازہ لاہور

042-37374429 0315-7374429 munpk7374429@gmail.com

Join our channel | Follow our Account | Like our Page | Like our Page | Subscribe our channel

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ، أَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ

اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَیَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖ ؕ قُلۡ هَلۡ یَسۡتَوِی الَّذِیۡنَ یَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ۔ [الزمر 09:39]

کسی شخص کو راستہ بتانے والا کوئی نہ ہو اور وہ تاریک رات میں اپنی منزل سے بھٹک جائے تو اِس میں کوئی عجیب بات نہیں، لیکن اگر کسی بندے کے پاس راستوں کے ماہِر سے راہ نمائی لینے کی سہولت بھی ہو، پھر وہ دن دِہاڑے غلط راستے پر چل نکلے تو یہ یقیناً حیرانی کی بات ہے اور اُس شخص کی نالائقی و نااہلی پر سخت تعجّب ہو گا۔

اسلام کا سورج پوری آب و تاب کے ساتھ روشن ہے، قرآن و سنّت کی راہ نمائی سے سیدھا راستہ بالکل واضح ہے، سونے پر سُہاگا یہ کہ منزلِ مقصود تک پہنچنے والے اور راستے کی مہارت رکھنے والے صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی سیرتوں سے نور حاصل کرنے کی سہولت بھی موجود ہے... کتنی حیرت کی بات ہے کہ اِن سب کے باوجود اُمّتِ مسلمہ فتنوں میں مبتلا ہے! اندرونی و بیرونی سازشیں جوبَن پر ہیں! بدمذہب و فتنہ پرور لوگ تیزی سے اپنے فتنے پھیلا رہے ہیں اور غزّہ کے حالات خون کے آنسو رُلا رہے ہیں!

آج ذوالحجہ کی 16 تاریخ ہے اور دو روز بعد اُس ہستی کا یومِ شہادت ہے جس نے اسلام کا سورج طلوع ہوتے ہی کلمہ پڑھا اور پھر نبیِ اکرم ﷺ کے انتہائی قریب رہ کر دین سیکھا، سرورِ عالَم ﷺ کے ساتھ کئی نسبتیں نصیب ہوئیں، زبانِ نبوّت سے متعدِّد بشارتیں پائیں، منصبِ خلافت پر فائز ہو کر اسلام کی بے پناہ خدمت کی اور درجۂ شہادت کی سعادت سے بھی سرفراز ہوئے۔ میری مراد خلیفۂ ثالث سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذاتِ والا برکات ہے۔

وہ شخصیت کیوں نہ لائقِ تقلید ہو گی جس کی تعریف خالقِ کائنات جَلَّ مَجْدُہٗ قرآنِ عزیز میں فرماتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

اَمَّنۡ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیۡلِ سَاجِدًا وَّقَآئِمًا یَّحۡذَرُ الۡاٰخِرَةَ وَیَرۡجُوۡا رَحۡمَةَ رَبِّهٖ ؕ ”کیا وہ شخص جو رات کے اوقات فرماں برداری میں گزارتا ہے سجدے اور قیام کی حالت میں، آخرت سے ڈرتا ہے اور اپنے رب کی رحمت کی اُمّید رکھتا ہے (کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا؟)

مزید ارشاد ہوا: قُلۡ هَلۡ یَسۡتَوِی الَّذِیۡنَ یَعۡلَمُوۡنَ وَالَّذِیۡنَ لَا یَعۡلَمُوۡنَ ؕ اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الۡاَلۡبَابِ۔ ”آپ فرما دیجیے: کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟ صرف عقل والے ہی نصیحت قبول کرتے ہیں۔“ [الزمر 09:39]

آیتِ کریمہ میں سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعدد اوصافِ حمیدہ کا ذکر ہے، یقیناً آپ کی سیرتِ مبارکہ عصرِ حاضر کے فتنوں میں بھی اُمّت کو راہِ ہدایت دکھلاتی ہے اور سیدھے راستے کا پتا دیتی ہے۔

چنانچہ آج کے خطبہ میں سیرتِ عثمانی کے کچھ پہلوؤں سے راہ نمائی حاصل کرنے کی کوشش کی جائے گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا سوانحی خاکہ

جامع القرآن، خلیفۂ ثالث، امیر المؤمنین، ذوالنورَین، پیکرِ حیاء وغِنا، ابو عبد اللہ سیدنا عثمان بن عفّان رضی اللہ تعالیٰ عنہ عام الفیل کے چھٹے سال مکہ مکرّمہ میں پیدا ہوئے۔

دورِ جاہلیت کی تاریکیوں میں بھی آپ کا کردار نہایت روشن اور سیرتِ مبارکہ بے حد حسین تھی، تب بھی آپ کی خوبیوں کے پیشِ نظر معاشرے میں آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا۔

جب نبیِ کریم ﷺ نے اعلانِ نبوّت کیا تب آپ کی عمر 34 سال تھی، چنانچہ آپ نے اعلانِ نبوّت کے فوری بعد اسلام قبول کر کے اَلسَّابِقُوْنَ الْاَوَّلُوْن میں شامل ہونے کا شرف حاصل کیا۔ اِس کے بعد امام الانبیا ﷺ کی ظاہری حیاتِ طیّبہ کے تیرہ سالہ مکی اور گیارہ سالہ مدنی دَور میں آپ ﷺ کے نہایت قریبی ساتھی رہے اور ہر موقع پر دینِ اسلام کی خدمت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔

تاریخِ انسانیت کا یہ امتیازی وقار آپ ہی کے حصّے میں آیا کہ رسول اللہ ﷺ نے یکے بعد دیگرے اپنی دو شہزادیوں کا آپ سے نکاح فرمایا... آپ نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ ہجرت کرنے کا منفرد اعزاز بھی حاصل کیا... اہلِ بدر میں بھی شمار ہوئے... عشرۂ مبشَّرہ میں شمولیت کا شرف بھی نصیب ہوا... غزوۂ ذات الرِّقاع اور غزوۂ غَطَفان کے مواقع پر جہاد کے لیے تشریف لے جاتے ہوئے ماہِ مدینہ ﷺ نے مدینہ منوّرہ میں آپ کو جانشین منتخب فرمایا... بئرِ رومہ کی خریداری، غزوۂ تبوک کی تیاری اور مسجدِ نبوی کی توسیع کے مواقع پر سرکارِ دوعالَم ﷺ کی زبانِ حق ترجمان سے جنت کی خوش خبری پانے کی سعادت بھی سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہی مقدّر ٹھہری۔

آپ نے وصالِ نبوی کے بعد 12 سال تک حضراتِ شیخَین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مشیرِ خاص کے طور پر خدمات انجام دیں اور حسبِ سابق خدمتِ اسلام میں پیش پیش رہے۔

خلیفۂ ثانی سیدنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد محرم الحرام 24ھ سے ذوالحجہ 35ھ تک... 12 سال تیسرے خلیفۃ المسلمین کے منصبِ جلیل پر فائز رہے۔ دورانِ خلافت متعدد علاقوں کی فتوحات، جمعِ قرآنِ حکیم اور بحری راستے سے جہاد کے علاوہ بھی کئی نمایاں کارنامے انجام دیے۔

بالآخر 82 سال عمرِ مبارک پاکر دشمنانِ اسلام کی طرف سے گھر کے محاصرہ اور قاتلانہ حملے کے بعد جمعۃ المبارک کے دن روزہ کی حالت میں قرآنِ کریم کی تلاوت کرتے ہوئے 18 ذوالحجہ 35ھ کو جامِ شہادت نوش کیا۔

اب جنت البقیع میں آرام فرماہیں۔ احادیثِ کریمہ کے مطابق روزِ حشر شفیعِ محشر ﷺ کے ہمراہ میدانِ محشر کی طرف روانہ ہوں گے، پھر امام الانبیا ﷺ کی رفاقت میں جنت کا اعلیٰ مقام پائیں گے۔

حیائے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ اور ہماری حالتِ زار

سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ربِّ ذو الجلال نے اخلاقِ حسنہ اور اوصافِ حمیدہ سے وافر حصہ عطا فرمایا تھا۔ یہ آپ کا اعزاز ہے کہ سرکارِ دو عالَم ﷺ نے آپ کی اہلیہ اور اپنی شہزادی محترمہ سیدتنا رُقیّہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا: يَا بُنَيَّةُ! أَحْسِنِي إِلَى أَبِي عَبْدِ اللهِ، فَإِنَّهُ أَشْبَهُ أَصْحَابِي بِي خُلُقًا۔ یعنی "پیاری بیٹی! ابو عبد اللہ عثمان کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا! یہ میرے اُن صحابہ میں سے ہیں جن کے اخلاق میرے اخلاق کے زیادہ قریب ہیں۔" (المعجم الکبیر، حدیث:98۔ قال الھیثمی فی مجمع الزوائد[81/9، رقم: 14500]: رجالہٗ ثقات)

آپ کے حسین اوصاف میں سے ایک نمایاں خوبی شرم وحیا ہے۔ "حیا" اُس وصف کو کہتے ہیں جو انسان کو بُرے کاموں اور حق والے کے حق میں کمی کرنے سے روکتا ہے۔[1] انسان خود کو قرآن وسنت کے سانچے میں ڈھالتا جائے تو یہ وصف ترقّی پاتا ہے اور رفتہ رفتہ عروج تک پہنچ جاتا ہے، تاہم کچھ خوش نصیب اللہ تعالیٰ کی رحمت سے پیدائشی طور پر ہی باحیا ہوتے ہیں۔

سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ حیا کا یہ عالَم ہے کہ اسلام کا نور پھیلنے سے پہلے جس وقت چاروں طرف کفر وجاہلیت اور بداخلاقی وبے حیائی کی تاریکی تھی تب بھی آپ حیا کے اعلیٰ مقام پر فائز تھے، گویا کہ قدرت نے پیدائشی طور پر آپ کی رگ رگ میں شرم وحیا کا اثر رکھ کر بُرے کاموں سے دُور فرمایا تھا۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ارشادات میں یہ حسین جملے بھی ہیں:

- فَوَاللهِ مَا زَنَيْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا فِي إِسْلَامٍ قَطُّ۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی قسم! نہ تو مَیں نے دورِ جاہلیت میں کبھی بدکاری کی، نہ ہی اسلام لانے کے بعد میرے کردار پر کوئی دھبا لگا۔ (سننِ ابوداؤد، حدیث 4502۔ جامع ترمذی، حدیث:2158، اِسنادہ صحیح)
- وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِي حَرَّمَ اللهُ۔ یعنی قسم بخدا! میرے دامن پر کبھی بھی کسی شخص کے قتلِ ناحق کا داغ نہیں لگا۔

(جامع ترمذی، حدیث:2158۔ المستدرک علی الصحیحین، حدیث:8028، اِسنادہ صحیح)

- مَا تَغَنَّيْتُ وَلَا تَمَنَّيْتُ۔ نہ مَیں نے کبھی گانا گایا ہے، نہ ہی کبھی جھوٹ بولا ہے۔ (سننِ ابنِ ماجہ، حدیث:311)
- وَلَا شَرِبْتُ خَمْرًا فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ۔ یعنی دورِ جاہلیت میں بھی شراب کے قریب نہیں گیا اور اسلام کے بعد بھی اللہ تعالیٰ نے اُس سے مکمّل طور پر محفوظ رکھا ہے۔ (السنّۃ لابن أبی عاصم، حدیث:1308۔ مصنف ابن ابی شیبہ:32055۔ مسند البزار:448)
- وَلَا سَرَقْتُ فِي جَاهِلِيَّةٍ وَلَا إِسْلَامٍ۔ نہ مَیں نے کبھی دورِ جاہلیت میں چوری کی تھی، نہ ہی اسلام کے بعد کبھی اِس بُری حرکت کا ارتکاب کیا ہے۔ (تاریخ المدینۃ لابن شبّہ، ج:4، ص:1156۔ تاریخ مدینۃ دمشق، ج:35، ص:114۔ البدایۃ والنہایۃ، ج:7، ص:203)

---

[1] حَقِيقَةُ الْحَيَاءِ خُلُقٌ يَبْعَثُ عَلَى تَرْكِ الْقَبِيحِ وَيَمْنَعُ مِنَ التَّقْصِيرِ فِي حَقِّ ذِي الْحَقِّ۔ (المنہاج شرح صحیح مسلم بن الحجاج للنووی:6/2)

- وَلَا مَسِسْتُ ذَكَرِيْ بِيَمِيْنِيْ مُنْذُ بَايَعْتُ بِهَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ۔ یعنی رسول اللہ ﷺ کی بیعت کرتے ہوئے مجھے اپنا دایاں ہاتھ آپ ﷺ کے دستِ مبارک میں رکھنے کا شرف ملا تھا، اُس کے بعد کبھی بھی مَیں نے یہ ہاتھ اپنی شرم گاہ کو نہیں لگایا۔

(سنن ابن ماجہ، حدیث:311۔ المعجم الکبیر للطبرانی، حدیث:5061)

سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سیرت میں ہے: وَكَانَ إِذَا اغْتَسَلَ لَا يَرْفَعُ الْمِئْزَرَ عَنْهُ وَهُوَ فِيْ بَيْتٍ مُغْلَقٍ عَلَيْهِ۔ یعنی گھر کو تالا لگا ہوتا اور کسی کے گھر میں آنے کا کوئی امکان نہ ہوتا تب بھی آپ اللہ تعالیٰ سے حیا کرتے ہوئے تہبند باندھ کر غسل کرتے تھے اور برہنہ نہیں ہوتے تھے۔ (البدایۃ والنہایۃ، ج:7، ص:241، دار إحیاء التراث العربی)

ہماری حالتِ زار: سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شانِ حیا سے متعلق یہ باتیں یقیناً ایمان افروز اور لائقِ تقلید ہیں۔ اِس حوالے سے اگر ہم اپنی حالتِ زار کا جائزہ لیں تو شرم سے سر جُھک جاتا ہے، خصوصاً ہماری نئی نسل جس راہ پر چل نکلی ہے اُس کے نتائج نہایت خطرناک ہیں۔ وطنِ عزیز میں آئے روز ایسے واقعات نمودار ہوتے رہتے ہیں جنھیں ہم اتفاقی بات سمجھ کر بھلا دیتے ہیں، مگر یہ ہمیں اپنے اور اپنے بچوں کے مستقبل کے حوالے سے گہری سوچ بچار کا سبق دیتے ہیں۔

ابھی عید الاضحیٰ سے قبل 02 جون (2025ء) کو دار الحکومت اسلام آباد میں ایک سترہ سالہ ٹِک ٹاکر دوشیزہ کو نوجوان نے اُس کے کمرے میں گُھس کر قتل کر دیا۔ ظاہر ہے کہ ناحق خون کہیں بھی بہایا جائے وہ قابلِ مذمّت ہوتا ہے اور اُس پر ربِّ کریم سخت غضب فرماتا ہے، تاہم اِس قتل میں ہمارے لیے اپنے بچوں کے حوالے سے سوچنے کا موقع ہے۔

اِس کیس میں جو انکشافات ہوئے، منبر کا تقدّس اُن کے تذکرہ کی اِجازت نہیں دیتا، البتہ اِس حوالے سے پیغام یہ ہے کہ اپنے بچوں، خصوصاً بیٹیوں اور بہنوں کی تربیت پر خاص توجّہ دیں اور بے حیائی کے اِس دَور میں اُنھیں حیادار و باکردار مسلمان بنانے کے لیے بھرپور کردار ادا کریں۔

چنانچہ چند باتوں کا لحاظ رکھنا ضروری ہے:

- اِس بات کا التزام کیجیے کہ ہماری بہنیں اور بیٹیاں نامحرموں کے سامنے اپنی زیب و زینت کا اِظہار ہرگز نہ کریں۔ یہ اسلامی تعلیمات کے بھی سخت خلاف ہے اور حالات بھی اِس کی اِجازت نہیں دیتے۔
- گھر میں پابندی لگائیں کہ بچیاں کسی بھی اجنبی سے بات چیت نہ کریں، خصوصاً ہیڈ فون کے استعمال کی قطعًا اجازت نہ دی جائے۔ اسلامی تعلیمات سے معمولی آگاہی رکھنے والا شخص بھی جانتا ہے کہ قرآن و سنّت میں غیر محرموں کے ساتھ گپ شپ کی سخت ممانعت ہے اور اِس حکم کو چھوڑنے کے نتائج ہمارے سامنے ہیں۔
- بچوں کو کوئی بھی پرسنل، پورٹیبل ڈیوائس نہ دیں۔ تعلیمی سرگرمیوں کے لیے کمپیوٹر ہونا چاہیے، وہ بھی ایسے کمرے میں جہاں سب

کی آمد و رفت رہتی ہو۔ یاد رکھیے! کڑی نگرانی رکھے بغیر انٹرنیٹ سے منسلک کوئی بھی ڈیوائس بچوں کو دے کر اُن پر اعتماد کرنا ایسے ہی ہے جیسے ایک شخص اُن کے ہاتھوں میں زہر دے کر کہے: کوئی بات نہیں، میرا بچہ سمجھ دار ہے۔

- اگر اُنھیں فون وغیرہ دینا ضروری ہو تو سکرین ٹائم کی حد مقرر کریں اور پھر اُس کی سختی کے ساتھ پابندی کروائیں۔ یہ مستقبل میں کسی بڑی پریشانی سے بچنے کے لیے بے حد ضروری ہے۔
- اپنے بچوں کے دوستوں کے بارے میں وقتاً فوقتاً معلومات حاصل کرتے رہیں اور کسی بھی بے حیا شخص کو اُن کے قریب نہ آنے دیں۔ بے حیا دوستوں کی نحوستیں آئے روز ہم اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہتے ہیں۔
- بچوں کی تصاویر اور ویڈیوز کو اپنے گھر اور فیملی تک محدود رکھیں۔ اگر اُن کی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے والی کوئی ویڈیو سوشل میڈیا پر ڈالیں بھی تو اُس میں بھی اُن کی شناخت ہرگز ظاہر نہیں ہونی چاہیے۔
- والدین بعض اوقات بچوں، بلکہ بچیوں کو بھی تعلیم کے لیے ایسے اداروں میں بھیج دیتے ہیں جہاں اسلامی تہذیب کا نام و نشان نہیں ہوتا۔ تعلیم کے نام پر یہ ظلم مت کریں!
- ایسے بھی والدین کی کمی نہیں جو اپنے بچوں کے ساتھ بیٹھ کر گانے سنتے ہیں اور بے ہودہ فلمیں، ڈرامے دیکھتے ہیں۔ اِس تربیت کے بعد کیا ہم اپنے بچوں سے یہ توقّع رکھتے ہیں کہ اُن کے کردار سے حیائے سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کی خوشبو آئے گی! ہرگز نہیں۔

سیدنا انَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: إِنَّ اللهَ سَائِلٌ كُلَّ رَاعٍ عَمَّا اسْتَرْعَاهُ، حَفِظَ أَمْ ضَيَّعَ؟ حَتَّى يَسْأَلَ الرَّجُلَ عَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ۔ یعنی "یقیناً اللہ تعالیٰ ہر ذمہ دار سے اُس کی ذمّے داری کے بارے میں پوچھے گا کہ اُس نے حفاظت کی یا ضائع کیا (جو حقوق اُس پر لازم تھے اُنھیں ادا کیا یا کوتاہی کی)، حتّٰی کہ آدمی سے اُس کے گھر والوں کے بارے میں بھی سُوال فرمائے گا۔" (مستخرج أبي عوانة، حدیث: 7036۔ صحیح ابن حبان، حدیث: 5103، إسنادہ صحیح)

حیائے عثمانی کا اعزاز: حیا کے حوالے سے گفتگو کا اختتام سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصفِ حیا کے انعام و اعزاز پر کرتے ہیں۔ اُنھوں نے حیا کے وصف کو ایسا اختیار کیا کہ فرشتے بھی اُن سے حیا کرتے تھے۔

ایک مرتبہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم گھریلو انداز میں لیٹے ہوئے تھے اور پنڈلی مبارک پر کپڑا نہیں تھا، سیدنا عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضرِ خدمت ہوئے تو نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم پُر وقار انداز میں بیٹھ گئے اور کپڑا بھی درست فرما لیا۔ جب اِس حوالے سے پوچھا گیا تو ارشاد فرمایا: أَلَا أَسْتَحِيِي مِنْ رَجُلٍ تَسْتَحِيِي مِنْهُ الْمَلَائِكَةُ۔[1] "کیا مَیں اُس شخص سے حیا نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں (مَیں نے عثمان کی عزت افزائی کی ہے، کہ فرشتے بھی اُس کی تعظیم کرتے ہیں)!" (صحیح مسلم، حدیث: 2401۔ الأدب المفرد للبخاری، حدیث: 603)

---

[1] اَلْمُرَادُ مِنَ اسْتِحْيَاءِ النَّبِيِّ ﷺ وَالْمَلَائِكَةِ عليهم السلام مِنْ عُثْمَانَ تَوْقِيرُهُ وَتَعْظِيمُهُ۔ (شرح المصابیح لابن الملك، تحت: 4748)

شہادتِ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ سے حاصل شدہ دُروس

قدرت کا دُستور ہے کہ قُرب جتنا زیادہ ہو آزمائش بھی اُتنی ہی بڑی ہوتی ہے۔ سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بارگاہِ الٰہی اور دربارِ مصطفوی میں بے مثال عزت وجاہت حاصل تھی، چنانچہ آپ کا ابتلا بھی اُسی شان کے مطابق ہوا۔ دار الحکومت مدینہ منوّرہ میں... چالیس روز تک قصرِ خلافت (سیدنا عثمان کے گھر) کا محاصرہ کرکے... کھانا پینا بند کرنے کے بعد... گھر میں گُھس کر... روزہ کی حالت میں... قرآنِ حکیم کی تلاوت کرتے ہوئے... آپ کو ظلماً شہید کیا گیا۔ سلامِ رضا میں ہے:

یعنی عثمان صاحبِ قمیصِ ہُدیٰ
حُلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خونِ ناحق کے نتیجے میں فتنوں کا وہ سلسلہ شروع ہوا جو قیامت تک جاری رہے گا۔ نوبَت یہاں تک کیسے پہنچی؟ فتنہ پروروں کو اتنی بڑی سازش کرنے کی جرأت کیسے ہوئی؟ اِن باتوں کو چھوڑتے ہوئے فی الحال فقط یہ بات ذکر کرنا مقصود ہے کہ شہادتِ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہمیں موجودہ دَور کے فتنوں سے متعلق واضح راہ نمائی ملتی ہے۔

فتنوں کی بنیاد... بے ادبی: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کی منصوبہ بندی کرنے والوں نے سب سے پہلے اپنے چیلوں کے دلوں سے ادب و تعظیم کا جذبہ ختم کیا۔ اگر وہ اِس بات کا لحاظ کرتے کہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ امام الانبیا صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین ہیں یا اِس پہلو کو پیشِ نظر رکھتے کہ آپ حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے دوہرے داماد ہیں یا کم از کم صحابی ہونے کے شرف کو ہی دیکھتے تو شہید کرنا کجا! آپ کی بے ادبی کرنے کا تصوُّر بھی نہ کرتے۔

یہی طریقۂ واردات بعد میں بھی ہر دَور کے فتنہ پَروروں کا رہا ہے... کچھ بدنصیب نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و تکریم کو شرک قرار دے کر اُمّت کو ادب سے دُور کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں، بعض بدبخت صحابۂ کرام علیہم الرضوان کی گستاخیاں کرکے اُن کا احترام دلوں سے نکالنے پر تُلے رہتے ہیں، کچھ عقل کے اندھے خود کو عقلِ کل سمجھ کر بزرگانِ دین کے بارے میں ایسی سوچ پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں کہ "ہمیں بابوں کی کوئی پرواہ نہیں"۔

چونکہ بے ادبی تمام فتنوں کی جڑ ہے؛ اِسی لیے اکابر سکھاتے ہیں کہ دین ادب ہے اور دین داری تعظیم کا نام ہے۔

سازش کے لیے جھوٹ کا سہارا: سازشی لوگوں کا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جان بوجھ کر کثرت اور ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹ بولتے ہیں؛ تاکہ سننے والا جھوٹ کو سچ اور ظالم کو مظلوم سمجھنے لگے۔ یہی کام سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتلوں نے کیا، اُنھوں نے عالَمی سطح پر نہایت بے باکی کے ساتھ آپ پر الزامات لگائے، جن کا حقیقت سے کوئی تعلّق نہیں تھا۔

سازشی عناصر آج تک یہی کام کرتے آرہے ہیں۔ سیاسی لوگ اپنا ووٹ بینک بڑھانے کے لیے جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہیں اور اُن کے جیالے سب کچھ سمجھتے ہوئے بھی اُس جھوٹ کو پھیلانے کے لیے جان لڑا دیتے ہیں۔

عالَمی سطح پر دیکھیے تو اسرائیلی درندے نہایت ڈھٹائی کے ساتھ یہ جھوٹ بولتے ہیں کہ حمّاس دہشت گرد تنظیم ہے اور اُس نے بہت ظلم کیا ہے، حالانکہ خود کو مظلوم کہنے والے یہ صہیونی اتنے ظالم ہیں کہ اِنھوں نے امریکہ اور برطانیہ کی پُشت پناہی میں فلسطینیوں کی زمینوں پر قبضہ کرکے ناجائز ریاست ''اسرائیل'' کو قائم کیا... متعدد جنگوں میں ہزاروں مسلمانوں کو شہید کیا... حالیہ مَظالم میں 50,000 سے زیادہ بے گناہوں کو شہید کر چکے ہیں، جب کہ غیر قانونی طریقے سے یہودی بستیوں کی آبادکاری اور فلسطینیوں کی جاگیروں پر قبضہ کا سلسلہ اب بھی جاری ہے، جسے انٹرنیشنل کریمنل کورٹ بھی غاصبانہ اقدام قرار دے چکی ہے۔

اِسی لیے قرآن وسنّت میں سختی کے ساتھ جھوٹ سے منع فرمایا گیا اور سچ بولنے کی تاکید فرمائی گئی۔

خونِ مسلم کی بے توقیری: سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے والے اگر صرف اتنی بات دیکھتے کہ کسی مسلمان کو ناحق قتل کرنے پر اللہ تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور انسان سخت سزا کا حق دار ٹھہرتا ہے تو اُنھیں کبھی بھی اِس اِقدام کی جرأت نہ ہوتی... مگر اُن کی یہ ذہن سازی کی گئی تھی کہ اگر اپنا مقصد پورا کرنے کے لیے عام مسلمان تو کیا امیر المؤمنین کو بھی شہید کرنا پڑے تو کر گزرو!

یہی حالات اب تک چل رہے ہیں... لوگ جائداد کی خاطر، مال بٹورنے کے لیے، بلکہ معمولی غصہ نکالنے کے لیے بھی مسلمان کا ناحق خون کر دیتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اِس پر اللہ تعالیٰ کس قدر غضب فرماتا ہے!

سیرتِ عثمانی: سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی پوری حیاتِ طیّبہ مَشعلِ راہ ہے، فقط شہادت کے مرحلے کو ہی لیجیے:

⟸ باغیوں کا مطالبہ تھا کہ آپ خلافت چھوڑ دیں، مگر آپ رضی اللہ عنہ نے جان دے دی، لیکن یہ مطالبہ تسلیم نہیں کیا؛ فقط اِس لیے کہ جانِ عالَم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو تین مرتبہ فرمایا تھا: يَا عُثْمَانُ! إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ عَسَى أَنْ يُّلْبِسَكَ قَمِيْصًا، فَإِنْ أَرَادَكَ الْمُنَافِقُوْنَ عَلَى خَلْعِهٖ فَلَا تَخْلَعْهُ حَتّٰى تَلْقَانِيْ۔ ''عثمان! اللہ تعالیٰ ضرور تمھیں (خلافت کی) قمیص پہنائے گا، اگر منافق لوگ اُسے اُتارنا چاہیں تو ہرگز اُسے نہ اُتارنا (خلافت نہ چھوڑنا)، حتّٰی کہ تمھاری مجھ سے ملاقات ہو۔'' (مسند احمد، حدیث: 24566، حدیث صحیح)

⟸ اگر سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ صحابۂ کرام علیہم الرضوان کو اجازت دیتے تو وہ جہاد کرکے باغیوں کو مدینہ منوّرہ سے بھگا دیتے، مگر آپ رضی اللہ عنہ نے اجازت اِس لیے نہیں دی کہ شہرِ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم وتکریم میں خلل پیدا نہ ہو۔ نیز ایسا نہ ہو کہ جہاد کے دوران کوئی بے گناہ بھی مارا جائے اور ناحق طور پر کسی مسلمان کی جان ضائع ہو۔

⟸ مدینہ منوّرہ چھوڑ کر کسی محفوظ مقام پر اِس لیے تشریف نہیں لے گئے کہ جب بھی شہادت ہو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں ہو۔

بلاشبہ اِن میں سے ہر ایک بات میں عصرِ حاضر کے فتنوں کا راستہ روکنے کے لیے بہت بڑا سبق ہے۔

حرفِ آخر: سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر ربِّ قدیر کا فضلِ کبیر اور رسمِ عیدِ غدیر

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہدایت کے ستارے ہیں اور اُن میں خلفائے راشدین فقط ستارے ہی نہیں آفتابِ عالَم تاب ہیں۔ دوروز بعد 18 ذوالحجہ خلیفۂ ثالث سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ کا یومِ شہادت ہے۔ ربِّ کریم نے آپ کو بے شمار لائقِ تعریف اوصاف عطا فرمائے۔

تصویرِ حیا جامعِ قرآن ہیں عثمان　　کردار میں اللہ کی بُرہان ہیں عثمان

آج کے خطبہ میں آپ کی سیرتِ طیّبہ سے روشنی حاصل کرنے کی کوشش کی گئی۔ چند اہم نکات یہ ہیں:

⇐ آپ رضی اللہ عنہ کی راتیں ربِّ کریم کے حضور سجدوں اور قیام میں گزرتی تھیں۔ نیز آپ کا قلبِ مبارک عظمت و جلالِ الٰہی کے خوف اور رحمتِ خداوندی کی اُمّید سے لبریز تھا۔

⇐ آپ رضی اللہ عنہ شرم و حیا کا پیکر تھے اور ربِّ قدیر نے فضلِ کبیر فرماتے ہوئے آپ کو دورِ جاہلیت میں بھی بدکاری، شراب نوشی، گانے اور جھوٹ جیسے بُرے اوصاف سے محفوظ رکھا تھا۔

⇐ سیرتِ عثمانی سے سبق ملتا ہے کہ ہمیں اپنے بچوں اور بچیوں کی تربیت پر خصوصی توجّہ دینی چاہیے اور اُن میں جذبۂ حیا کو خوب پروان چڑھانا چاہیے۔ اِس کے لیے ضروری ہے کہ اُن کے انٹرنیٹ کے استعمال کی کڑی نگرانی کی جائے اور اُن کے دوستوں پر گہری نظر رکھی جائے۔ نیز بچیوں کو غیر محرموں کے سامنے زیب و زینت ظاہر کرنے اور اُن کے ساتھ گپ شپ لگانے سے روکا جائے۔

⇐ سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ نے راہِ خدا میں جان دے دی، مگر نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حکمِ عالی کو پورا کرنے میں سُستی کا مظاہرہ نہیں کیا۔ یوں ہی آپ نے آخری سانس تک مدینہ منوّرہ کی تعظیم برقرار رکھی اور باغیوں کے ساتھ لڑائی کی اِجازت نہیں دی۔ نیز خونِ مسلم کے احترام کا درس دیتے ہوئے تلوار اُٹھانے کی اجازت نہیں دی اور خود جامِ شہادت نوش کر لیا۔ اگر اِن حسین اُمور کو ہم اپنی زندگیوں کا حصہ بنائیں تو یقیناً دُنیا و آخرت سنور جائے۔

عیدِ غدیر: گزشتہ کچھ سالوں سے 18 ذوالحجہ کو عیدِ غدیر منانے کا رواج بڑھتا جا رہا ہے، اِس حوالے سے بات کرنا بھی ضروری ہے۔

ہجرت کے دسویں سال نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں سیدنا علیِ مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کو یمن کی طرف ایک لشکر کا امیر بنا کر بھیجا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حجۃ الوداع سے فارغ ہو کر مدینہ منوّرہ کی طرف تشریف لا رہے تھے تو راستے میں "خُم" کے مقام پر قیام فرمایا۔ یہیں پر سیدنا علیِ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ واپس پہنچ گئے۔ اِس سفر میں بعض ساتھیوں نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے کچھ فیصلوں سے اختلاف کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو عرض کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کو غَدِیرِ خُم (خم نامی جگہ میں موجود تالاب) کے پاس ارشاد فرمایا: مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ۔ "جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اُس کے مولیٰ ہیں۔"

(سنن ترمذی، حدیث: 3713۔ المستدرک علی الصحیحین، حدیث: 4578، 4601)

دشمنانِ صحابہ اِس ارشادِ نبوی کا غلط مفہوم بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یہ سیدنا علی مرتضیٰ کرّم اللہ تعالیٰ وجہہٗ کی خلافت کا اعلان تھا۔ اِسی مناسبت سے وہ 18 ذوالحجہ کو "عیدِ غدیر" کے عنوان سے "جشنِ اعلانِ خلافتِ علی" مناتے ہیں۔

اِس حوالے سے چند باتیں پیشِ نظر رکھنا ضروری ہیں:

1) سیدنا صدیقِ اکبر اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو خلیفۂ برحق نہ ماننا اور سیدنا علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ ماننا کفر ہے۔

2) غدیرِ خم والے ارشادِ نبوی میں ایک لفظ بھی اِس بات پر دلالت نہیں کرتا کہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلے خلیفہ ہیں۔ حدیث کا یہ مفہوم نکالنا نبیِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں جھوٹ بیان کرنا ہے، جس پر جہنم کی وعید ارشاد فرمائی گئی ہے۔

3) قرآن وحدیث میں کئی جگہ "مولیٰ" کا لفظ استعمال ہوا ہے، اِس کے متعدد معانی ہیں۔ یہاں محبت ومدد کے معنیٰ میں ہے؛ لہٰذا مراد ہے:

i. جو مجھ سے سچی محبّت کرتا ہے اُس کے دل میں علی کا بغض نہیں ہوگا، علی بھی اُس کے محبوب ہوں گے۔

ii. مَیں جس سے پیار کرتا ہوں علی بھی اُس سے محبت کرتے ہیں۔

iii. مَیں جس کا مددگار ہوں علی بھی اُس کے مددگار ہیں۔

4) اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اِن کلماتِ کریمہ کے ذریعے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافتِ بلافصل جیسے اہم معاملے کا اعلان کرنا تھا تو اُس کے لیے بہترین وقت خطبۂ حجۃ الوداع تھا، جس میں ایک لاکھ کے قریب صحابۂ کرام موجود تھے۔ یہ بھی اشارہ ہے کہ اِس ارشاد سے مقصود سیدنا علی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی عزت افزائی تھی، نہ کہ آپ کے خلیفۂ بلافصل ہونے کا اعلان۔

5) عیدِ غدیر کا آغاز چوتھی صدی ہجری میں ایک شیعہ حکمران مُعِزُّ الدَّوْلَہ نے کیا تھا، تب سے یہ رسم دشمنانِ صحابہ میں رائج ہے۔

6) دینِ متین حکم فرماتا ہے کہ ہمیں کفار اور بدمذہبوں کے تہواروں سے مکمل طور پر اجتناب کرنا چاہیے۔

7) اگر کوئی شخص کہتا ہے کہ مَیں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو پہلا خلیفہ نہیں سمجھتا، مَیں فقط اِس لیے عیدِ غدیر مناتا ہوں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو ایک اعزاز عطا کیا تھا... تو ایسے بندے سے سوال ہے کہ نبیِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کے فضائل متعدد احادیث میں بیان فرمائے ہیں اور کئی مقامات پر اُنھیں عزت سے نوازا ہے، پھر صرف فضیلتِ غدیر پر ہی عید کیوں؟

خلاصۂ کلام یہ کہ غدیرِ خم والے ارشادِ نبوی میں سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی ایک فضیلت کا ذکر ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کے محبوب اور مددگار ہیں، اِس میں نہ تو سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کا اعلان ہے اور نہ ہی اِس کی مناسبت سے عید منانے کی شرعی طور پر اجازت ہے۔ عیدِ غدیر منانا دشمنانِ صحابہ کا شعار ہے اور اِس سے اجتناب کرنا ضروری ہے۔[1]

---

[1] مزید تفصیل کے لیے جامعہ نظامیہ رضویہ کے فیض یافتہ مفتی محمد انس رضا قادری صاحب کے ادارے: "الرضا قرآن وفقہ اکیڈمی" کی طرف سے جاری شدہ فتویٰ بعنوان: "عیدِ غدیر کی شرعی حیثیت" ملاحظہ کریں۔ یہ فتویٰ انٹرنیٹ پر بھی بآسانی تلاش کیا جاسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ پیکرِ حیا جامع القرآن خلیفۂ ثالث سیدنا عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صدقے میں ہماری بخشش ومغفرت فرمائے!

شرم وحیا کے وصف سے نوازے اور آپ کی سیرتِ مبارکہ سے روشنی لیتے ہوئے اپنا کردار روشن کرنے کی توفیق عطا فرمائے!

خالقِ کائنات غزّہ کے مظلوموں کی مدد فرمائے، اسرائیل اور اُس کے اتحادیوں کو نشانِ عبرت بنائے اور اُمّت کو دینی غیرت کا مظاہرہ کرتے ہوئے عملی طور پر فلسطینی مسلمانوں کا دست وبازو بننے کی توفیق سے نوازے!

ربِّ کریم پاکستان سے دہشت گردی اور فتنہ وفساد کا مکمل خاتمہ فرمائے! خالقِ لم یزل وطنِ عزیز کے جملہ اربابِ اختیار کو اسلام کا خدمت گزار اور عوام کا خیر خواہ بنائے!

آمین بجاہِ النّبیِّ الکریم ﷺ!